

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِلْ خُواعِنِ دَلَّا

میری طرف سے لوگوں نکل پہنچا دو الگ ایکس ہی آئیں یوں نہ ہو

A photograph of a crow standing on a ledge, framed by stylized purple Arabic calligraphy. The calligraphy includes the word "شوك" (Shuk) at the top right and "كواهيم" (Kawayim) at the bottom right, with a small "هـ" below it.



ایم لے آزاد قلم گویا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَلَخْوَاعِنِي دُلَايِكَهْ دَالِي
بِيرِي طَرَفَهْ دُوكُونَ تَكَ پِېنچا دُوكِلِي سَارِي آبِي يِيلِنَ بَلْ

قىشىرى كواھام

مجانىپ خادم الفقرا شمس الدین طرف صراف بازار
مکتبه

ایم لے آزاد قىم ئىجىد

سے یا امام صاحب فتوی پر فتوی یہیں تائید ہے تاکہ باقی
کوئی تجاویز ہی نہ رہے۔

غلام سرور نیو پلات گوجرد

مسئلہ نمبر ۲

ایک آدمی اپنی عورت کو بیک وقت یعنی طلاق دیتا ہے
اس کے بعد وہ مل جانا چاہتے ہیں۔ کیا اب حلالہ کی ضرورت
ہے یا وہ سے ہی کفارہ کے ساتھ پہنچے ہی آدمی کے طورہ
ستکتی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ حلالہ کے بغیر حرام ہے۔ بعض
علماء کہتے ہیں۔ کہ ہمیلے آدمی کے طورہ ستکتی ہے۔ حلالہ کی
کوئی ضرورت نہیں۔ کیا ہمارے علماء کو ام خلفیوں کے نزدیک
اس کا کیا نیضہ مسلم ہے۔ انہماں فرمادیں تائید ہے۔ وسلام علیکم
آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

غلام سرور نیو پلات گوجرد

مسئلہ نمبر ۱

بخدمت بحatab شاہ صاحب محمد طفیل حب مفتی شہر گوجرد
کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں بہ جو
اخبار میں آیا ہے۔ کو اکلا کھانا جائز ہے۔ اور ایک شہر جو کہ
سرگودھا کے نزدیک ہے۔ دہان بہت سے علماؤں نے کھایا
ہے۔ اور کھانے کا فتویٰ صحیح دیا ہے۔ اور ہمارے محلیں لوگ
بہت بھگڑتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے یہ حرام ہے۔ کوئی یہ حلال ہے
کیا ہمارے اتنی سنت خلیفوں کے نزدیک کالا کو اکھانا حرام
ہے یا حلال ہے۔ یہ ہمارا غیر مسلم آپ پر ہے۔ آپ کے فتویٰ کو
ہمارے لوگ مان پڑتے ہیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عرض
ہے۔ آپ برائے مہربانی اس مسئلہ کا نیضہ کر دیں۔ اور مہربانی
کر عنایت کریں۔ تاکہ ہمارے لوگ سمجھ سکیں یہ فتویٰ شاہ محمد طفیل
صاحب کا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ وسلام علیکم
نور ہے۔ پورے ثبوت یعنی قرآن کریم ماحدیث پاک

الجواب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ صورت اسٹولہ کے پیش نظر چونکہ فتویٰ کا تعلق مسلمانوں میں ایں اسنے وابجاویت حنفیہ سے ہے اور گوجرو میں اکثریت سے لوگوں کا یعنی جمال پختہ قائم ہو چکا ہے۔ کہ اس شہر میں اس مسلمک حنفیہ کا مرکز جامعہ چواغیہ واقع بریلوے پھاٹک ہے جہاں عام لوگوں کے خیال کے مطابق فتوہ حنفی کے ایک عالم قیام رکھتے ہیں۔ اور اہل شہر کی بھرپور اہماد سے اسلامی کتب خانہ بھی دیکھ سیماز پر موجود ہے۔ اور اس کے بعد عکس لوگ اس ناچیز کو اہل سنت حنفی خیال نہیں کرتے مذکورۃ الفدر علماء کی قسم کے لوگوں کے اس طرح کیخلاف واقع پر ویگنڈہ پریقین کیتے رکھتے ہیں لہذا دیریں صورت حال اس ناچیز کا فتویٰ صادر کرنا ایسے عوام لوگوں کے لئے کچھ مفید طلب نہ ہو گا۔ بخلاف جامعہ چواغیہ کے بنر گول کے ان کا فتویٰ بوجہ عقیدت عام اکثریت قبول ہو گا۔ لہذا اس ناچیز کی مختصات رکھتے ہیں کہ فتویٰ ہذا ان بنر گوں سے حاصل کیا جلتے۔ وہ کتاب اور باب اور صفحہ تباک حوالہ انشاء اللہ دین گے جس سے کوائے کارے میں تفصیلی حکم

شرع عوام الناس کو معلوم ہو جائیں۔

سید محمد طفیل گیلانی گوجرو

الجواب مسلمہ تمہرا

وَاللَّهُ الْمُسْتَعْنَ عَلٰی أَكْمَالِهِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ مَصْلِي اللَّهُ
تَعَالٰی عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ وَاصْحَابِهِ وَسَلَامٌ
مولوی مذکور مسٹول شاہ طفیل صاحب سے مسائل شرعیہ
کا سوال تھا۔ اور اس کو جواب دینا واجب و لازم تھا۔ مسٹر
جواب سکھنے کی بجائے انکار نکھکر فقیر ڈیکھیمیر عنقر اللہ
القدیر کو سوال نامہ تفویض کر دیا۔ مولوی مذکور کے بواب
مسائل مذکورہ سے ٹال مٹول اور انکار کرنے اور اپنے نہیں
مخالفت کی طرف سائل و مسائل کو سمجھنے سے خوب واضح و
ظاہر ہو گیا کہ مولوی مذکور شاہ طفیل کو حلال و حرام کی پرواہ
نہیں اور وہ مسائل شرعیہ پر چھنے والوں کے جواب
سے عاجز ہے۔ وہ بے سمجھے مسائل منہ سے نکالتے اور
مسلمانوں میں اختلاف ڈالتے ہیں۔ اور جواب کے

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا) پھر قرآن مجید دوسرے مقام پر ناطق ہے۔ دمما نَهْكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (اور جس سے تمہیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم منع فرمائیں باز رہو)

ابن ماجہ باب الغراب میں حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشۃ الصدیقة رضی اللہ عنہا سے مردی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سانپ فاسق (خوبیت بے حکم ہے۔ اور عقرب (بچھو) فاسق ہے۔ اور فارہ (چوپا) فاسق ہے اور غراب (کووا) فاسق ہے۔ تو حضرت قاسم بن محمد بن ابو الحسن حدیق رضی اللہ عنہم سے سوال کیا گیا کہ کیا غراب (کووا) کھانا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوتے کو فاسق (بے حکم خوبیت فرمایا۔ تو حضور

وقت خوشی پاتے ہیں۔ ان کی اس دستی تحریری حالت و حرمت سے لا علمی کے ثبوت کے بعد ان کو یہ حق حامل نہ ہو گا۔ کہ وہ شہرو مضائقات شہر میں فتوے جادی کریں۔ بلکہ جیسے مذکورہ مسائل کے جوابات حاصل کرنے کے لئے دارالعلوم جامعہ چراگیہ کے متعارف ہیں۔ دیگر علوم و مسائل کے ادراک کے لئے بھی جامعہ ہی کی تلمیذی وثائق کردی اختیار کریں۔ بعد ازاں خطاب مفتی سے خود کو نامزد کریں۔

۱ زاغ موزی خوبیت پر نظر ہے۔ اسلامی طبیعتیں اس فاسق جانور سے نفرت کرتی ہیں۔ اور اس کو مکروہ و خوبیت جانتی ہیں۔

درِ مختار میں ہے۔ وَالْخَيْثُ مَا تَشَتَّخِبُثُ الظَّبَاعُ التَّسِيمَةُ۔ خوبیت وہ چیز ہے جس سے طبائع سیمہ (اسلامی طبیعتیں) گھنایں اور اس کو مکروہ و خوبیت جائیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔ وَمَحْلُّ لَهُمُ الْحَيَاتُ وَ يُخْرِسُمُ عَلَيْهِمُ الْخَيَاشُ، (اور وہ رسول نبی اُمی

تمہا۔ کہ اگر یہ مودی خبیث پلیس جانور حلال ہوتا۔ تو رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے جیوانات خبیث (سانپ
چھو چوہنا) کے حکم میں کیونکہ ملحق فرماتے۔ انہیں چاہیتے
کہ اگر کو احلال ہے۔ تو پھر ملحقات کو ادیگ حرام
جزیں پھر ہا بچھو اور سانپ بھی خوب لطف اندوز
ہونے کے لئے کھایا کریں۔ کہ وہ بھی فست و حرمت
ادبے حکم ہونے میں کو اسے حکم میں شامل یہیں۔ اور
روایت واحدہ میں جمع کرنے لگتے ہیں۔

وَحِيْهُ مُغَالطه

کواؤ کی ایک قسم ایسی ہے۔ جس کو شرع مطہر نے
حلال قرار دیا ہے۔ جس کو اصطلاح اہل شریع میں
عُوَابُ الشَّرِّمَحَّہ کہتے ہیں۔ یعنی کھینچ کا کواؤ بوجھن
دانہ کھاتا ہے۔ نجاست نہیں کھاتا۔ وہ سب کے نزدیک
حلال ہے۔

پھر انچھے دُرِّ مختار میں ہے۔ وَحَلَّ عُوَابُ الشَّرِّمَحَّہ

کے اس ارشاد عالیٰ کے بعد کوتے کو کون کھا
سکتا ہے؟

اسی باب میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وَاللَّهُ مَا هُوَ
مِنَ الطَّيِّبَاتِ۔ خدا کی قسم کو اطیبات (حلال
چیزوں) سے نہیں ہے۔ وَمَنْ يَأْكُلُ الْغَرَّاءَ إِنَّ
أُوْرَكُوَا كون کھاتے ہے۔ وَفَذْ سَمَاءَ لَهُ شُفُّولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْقًا جیکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکسن کو
خبیث فاسق قرار دیا ہے۔
ثابت ہوا کہ کواؤ فاسق حرام ہے۔ اس سے
بچنا ضروری امر ہے۔

فَاتِح

کواؤ خور حضرات کو کم از کم احادیث طیبہ کے سیاق
د سیاق مفہوم و مفہموں پر غور و خون کر لینا چاہیتے

الَّذِي يَا كُلُّ الْحَبَّ - (يعني كعیت کا کو احتلال ہے جو دانہ کھانا ہے) - (يعني نجاست خود نہیں آبادی نہیں آتا۔ صیراً الجنة بمثل فاختہ ہوتا ہے) - (غايةۃ الاد طار)

کو اکھانے والے دیوبندی علماء حضرات نے اس مقام پر علطاً کھا کر زاغ معروف حرام کو حلال قرار دے دیا۔ اور رسالوں کتابوں میں حلت و بحالة کے فتوے شائع فرمادیتے۔ جب علماء عظام و عوام اہل اسلام کی طرف سے ترزیش و تردید بلیغ کے مورد ہوئے تو مشکل میں پڑ کتے۔ کہ نہ تولیتیں حلاس کیں۔ اور مزہبی یہ غلط مصنفوں و فتویٰ والیں لے سکیں۔ کہ نظر عوام میں ان کی مولویت پر دھبہ لگتا ہے۔ لہذا اپنے علطاً فتویٰ پر حجم گئے۔ اور صفر سے۔ اور کو اکھنے کو کار ثواب لکھنے لگے چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ مصنف مولوی رشید احمد گنگوہی کے صفحہ نمبر ۳۹۲ پر اس سوال کے جواب میں کہ زاغ معروفہ (کو اسیاہ جو ہمارے لئے

میں مشہور و معروف ہے) کو جس جگہ اکثر لوگ حرام جانتے ہوں۔ اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں۔ تو ایسی جگہ اس کو اکھانے والے کو کیجھ ثواب ہو گا۔ یا نہ ثواب ہو گا نہ عذاب؟

تو جواب میں فرماتے ہیں ثواب ہو گا فقط
نظرابیر یہی وجہ مغالطہ ہے کہ ان حضرات نے حرام کو اک حلال فرار دے دیا۔

وَاللَّهُ تَعَالَى دِرْسُولُهُ الْأَعْلَى أَعْلَمُ ۖ وَلَنُسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى عِلْمًا نَّا فَعَا وَ نَهْمًا حَامِلًا ۚ دِرْسُنَا قَاطِيْبَا
بِجَاهِ حَبِيْبِهِ قَاسِيْمِ الرَّشَادِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ تَعَالَى مِنَ النَّزِيْغِ وَالضَّلَالِ ۖ
مَزِيدٌ تَفْسِيلٌ وَتَحْقِيقٌ مَقْصُودٌ ۖ هُوَ تَوْسِيلُهُ طَبِيْبٌ
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمَلْقُوبِ بِلَقْبِ رَاهِيِ زَاغِيَانِ ۖ
سَلَاحِظِ فَرِيْمَائِیْنِ ۔

الطلاق موتٍ فاما مساك بالمعروف اذ لشيئه ما
باخصائص طلاق (جنس کے بعد بیعت ہو سکے)
و پار تک ہے۔ پھر بحلاٰ کے ساتھ روک لینا
بے یا نکونی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور فرماتا ہے
فإن طلاقها فثلا تحمل على من بعد حتى تشريح
نحو جانبز ط فإن طلاقها فالجناح عليهما
آن پاتر اجعاناً ظناً أن يقيناً حدوداً ادله ط
ڈ نملة حدود اعلیٰ بیینہما لقوم یعلمون
پھر اگر تیرتی طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت
اسے حلال نہ ہوگی۔ جب تک وہ سرے شوہر
سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر وہ سرے شوہر نے طلاق
دے دی تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں
نکاح کر لیں۔ اگر یہ مگان ہو کہ اللہ کے حدود کو
قام رکھیں گے۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں۔ ان
لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے۔ جو سمجھ دار ہیں۔
ذر محترم شریعت میں ہے۔ کا یشکح مظلقة
من زکار صحیح فارغ ۔۔۔۔۔ بھا ای پا شل ش

الْجُوَابُ مَعْلُومٌ بِهِ

طلاق ثلاثہ کے بعد میاں بیوی کے مابین زوجیت
کا تعلق مطلقاً منقطع ہو جاتا ہے۔ اگر بار دیکھ زوجیت
کا رشتہ قائم کرنا چاہیں۔ تو شرع مبارک نے اس
کے لئے حلالہ کی صورت تجویز فرمائی ہے۔ مذہب
مہذب احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیم میں مادون
حلالہ کے ان کے درمیان زوجیت ہرگز قائم نہیں ہو
سکتی۔ اور یہی مسئلہ برحق ہے۔ اور بجز علماء بیل
اقول سُفَهاء طلاق ثلاثہ کے بعد حلالہ کو
ضروری دلازم ہیں جانتے۔ ان کا قول باطل ضریح
نفس قرآنی داجماع کے مخالف و مصادم ہے۔ اسی
پر عمل کرنا فتح باب زنا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اللہ
عز و جل قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَوْ حَرَّاً لَّا " وَبِالْتِتَّيْنِ لَوْ أَمَّةٌ " وَلَوْ قَبْلَ الدَّخُولِ
یعنی شوہر مطلقاً ثلاٹھ سے نکاح نہیں کر سکتا۔ جبکہ
نکاح صحیح نافذ کے بعد تین طلاقوں کے باقی ہوئے
پھر اگر منکوحہ مررہ ہے تو تین طلاقوں کے بعد
نکاح جائز نہیں۔ اور اگر لوڈڑی ہے تو دو طلاقوں
کے بعد منوع ہے۔ خواہ قبل دخول مطلقاً ہوئی
ہو تو بھی نکاح حلال نہیں۔
 حتیٰ یطاعتہا غیر مررہ یہاں تک کہ دوسرا شخص نکاح
کے بعد اس سے جامعت اختیار کرے۔

وَاللَّهُ تَعَالَى وَسَرَّ سُولَمُ عَلَى أَلَّا عَلَى اعْلَمَ وَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَأَلَّا يَأْبَهَا وَسَلَّمَ

الْفَقِيرُ مُحَمَّدُ شَهْرُسُورُ عَلَى عَفْنَى اللَّهِ عَنْهُ
بِمِطَابِقِ ۲۳ آگسْتِ ۱۹۶۴ءِ، ۲۳ شَعْبَانَ الْمُعْظَمِ ۱۳۹۳هـ
جامعة پنجابیہ رجسٹرڈ گوجرد۔ ضَرَبَ لِلْمُؤْمِنِ پُور

نماز چوتھے کی کنجی ہے



نماز
وین کاستون ہے

دُرُود شَرِيف

أَصْلَوْتَهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَبَشَّرَكَ بِرَسُولِ اللَّهِ
 أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِبْرَاهِيمَ أَنْكَحْتَ حَمِيدَةَ حَمِيدَةَ
 أَللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا يَأْرِخُتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
 آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ حَمِيدٌ